

حج اور عمرہ بطورِ بھرت

ڈاکٹر انیس احمد

دنیا کے ہر خطے میں بننے والے مسلمان ہرسال لاکھوں کی تعداد میں دُور دراز سے سفر کرنے کے بعد ملت کے قلب مکرمہ اور مدینہ منورہ کا رخ کرتے ہیں اور حج اور عمرہ کی نعمتوں سے فیض یاب ہوتے ہیں۔ یہ مسلمانوں کا کوئی عالمی میل نہیں ہے کہ اولمپک کی طرح سے لوگ تفریح اور سیاحت کی غرض سے مکرمہ اور مدینہ منورہ اور میدانِ عرفات میں جا کر قیام کریں، بلکہ یہ ایک جسمانی، روحانی اور نفیسیاتی عبادت ہے جس کے صحیح طور پر ادا کر لینے کے بعد ایک نیا مسلمان اور نیا انسان وجود میں آتا ہے۔ اس شعوری عمل کے نتیجے میں انسان کے قلب و دماغ کے ہر ہر گوشے میں پائی جانے والی کمزوریوں کا تزکیہ ہو جاتا ہے اور جس طرح ایک مخصوص بچہ ٹکلم مادر سے دنیا میں آتا ہے، ایسے ہی ایک زائر، حج کرنے کے بعد برف کے گالے کی طرح پاک و صاف ہو کر نئی زندگی کا آغاز کرتا ہے۔ سید مودودیؒ نے اس عمل کو جسم میں خون کی گردش اور قلب سے گزرنے کے بعد خون کی اصلاح و پاکیزگی سے تعبیر کیا ہے کہ جس طرح تمام جسم سے خون کھیچ کر قلب کی طرف جاتا ہے اور قلب سے گزرنے کے بعد تزکیے کے بعد جسم کو تو انہی دینے کے لیے پھر گردش میں آ جاتا ہے، اسی طرح تمام اہل ایمان اپنی کمزوریوں، بھول و نسیان اور خطاوں کے ساتھ حرم شریف کی طرف جاتے ہیں اور میدانِ عرفات میں اپنی غلطیوں کے اعتراض، عزمِ اصلاح اور عہدِ نو کے ساتھ گھروں کو واپس ہوتے ہیں، تاکہ امت مسلمہ ہرسال ایک عملی تطہیر و تزکیے کے ذریعے تازہ قوت، بلند حوصلوں اور قابلِ عمل اصلاحی حکمت عملی سے لیں ہو سکے۔

اگر غور کیا جائے تو حج اور عمرہ اور اسلام کے تصورِ بھرت میں ایک انہائی قریبی معنوی ربط

پایا جاتا ہے۔ جن لوگوں نے مکرمہ کی آزمائشوں کی بھٹی سے گزرنے کے بعد جب شہزادی نہ منورہ بھرت کی، ان کے مقام کی بلندی اور ان کے خلوص کا اعتراف قرآن و سنت نے تحسینی کلمات کے ساتھ کیا اور انھیں کامیاب اور با مراد قرار دیا۔ حضرت عمرؓ کی مشہور روایت میں نیت کو اعمال کی بنیاد قرار دیتے ہوئے جو مثال سمجھانے کے لیے استعمال فرمائی گئی، وہ بھرت ہی کی مثال ہے کہ جس نے اللہ کے لیے بھرت کی وہ کامیاب ہو گیا۔ حج اور عمرہ کا وجوب بھی قرآن کریم کی آیت مبارکہ

وَأَتَّمُوا الْحَجَّ وَالْعُمَرَةِ لِلَّهِ فَإِنْ أُحْصِرُتُمْ فَمَا أَسْتَسْسِرُ مِنَ الْهَدْيِ (البقرہ ۱۹۶:۲)

”اللہ کی خوش نوی کے لیے جب حج اور عمرے کی نیت کرو، تو اُسے پورا کرو، اور اگر کہیں گھر جاؤ تو جو قربانی میسر آئے، اللہ کی جانب میں پیش کرو“، اور وَ اذْنٍ فِي النَّاسِ بِالْحَجَّ يَاتُوكَ رِجَالًا وَ عَلَى كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجَّ عَمِيقٍ (الحج ۲۷:۲۲) ”اور لوگوں کو حج کے لیے اذن عام دے دو کہ وہ تمہارے پاس ہر دو روز از مقام سے پیدل اور اونٹوں پر سورا آئیں“، سے بطور ایک عبادت و فریضہ ثابت ہے۔ مشہور حدیث میں اسلام کے ارکان میں حج ایک رکن کی حیثیت سے بیان کیا گیا ہے لیکن سوال یہ اپنہ تھا ہے کہ آخر اس کی اتنی اہمیت کیوں ہے کہ ہر سال لاکھوں افراد اپنا مال، وقت، اور محنت صرف کر کے اس فریضے کو انجام دیں۔

● بھرت اور تزکیہ: ہماری زگاہ میں قرن اول میں اہل ایمان نے بھرت کی۔ فتح مکہ کے بعد جب بھرت عمل اختم ہو گئی تو تزکیے کے اس اہم عمل کو باقی رکھنے کے لیے حج کی شکل میں اس کا بندوبست کر دیا گیا کہ قیامت تک ایک مسلمان مرد ہو یا عورت، بچہ ہو یا بزرگ، وہ حج اور عمرے کے ذریعے سے بھرت کے عمل سے گزر سکے۔

پہلی بھرت ایک مومن اس وقت کرتا ہے جب وہ یہ نیت کرے کہ اسے حج کرنا ہے۔ اس کا نیت کرنا اپنے رُخ اور قبلہ کو درست کرنے کے بعد یہ ارادہ کرنا ہے کہ وہ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق ایک عبدالٹکورا ہنانے کے لیے تیار ہے۔ بھرت کی جانب اس کا دوسرا قدماً اس وقت اٹھتا ہے جب وہ اس مال کی طرف دیکھتا ہے جو اس نے بڑی محنت اور مشقت کے بعد کمایا تھا اور طے کرتا ہے کہ اس مال کو اللہ کی راہ میں صرف اُس کی خوش نوی کے لیے، اس کے گھر کی زیارت کے لیے استعمال کرے۔ یہ خواہش اسے یہ سوچنے پر مجبور کرتی ہے کہ جس مال کو

وہ اس غرض کے لیے استعمال کرنے جا رہا ہے، کیا اسے جائز اور حلال طریقے سے حاصل کیا تھا یا غیر اخلاقی ذرائع سے۔ مال کا یہ تزکیہ اس کے ایمان اور صرف حلال کمائی کے ذریعے ایک اچھے کام کو کرنے کی تربیت کرتا ہے۔

اس عمل کے دوران تیسری ہجرت کا آغاز اس وقت شروع ہوجاتا ہے جب وہ اپنے اہل خانہ، دوستوں، کاروباری شرکت داروں، غرض ہر فرد کی وابستگی سے نکل کر صرف اللہ کے لیے ان سب کو پس پشت ڈال کر صرف اللہ کی طرف لپٹتا ہے اور زبان اور دل سے کہنا شروع کرتا ہے کہ میں حاضر ہوں، مالک میں حاضر ہوں۔ صرف آپ کی ایک آواز کے جواب میں، سب کچھ پچھے چھوڑ کر، آپ کے گھر کی طرف رُخ کر رہا ہوں اور یہ اس لیے کہ رہا ہوں، کہ آپ اور صرف آپ، سب سے اعلیٰ، بلند، عزیز، حمد کے مستحق اور نعمتوں کے دینے والے ہیں۔

حج و عمرہ کے لیے نکلتے وقت وہ چوتھی ہجرت اس وقت کرتا ہے جب اپنے قومی لباس، اور زبان کو ترک کر کے صرف دوسرا سیدھا چادر و میں اپنے آپ کو لپیٹ کر سفر پر روانہ ہوتا ہے، اور عملاً اس بات کا اعلان کرتا ہے کہ انسانی ضروریات کو خود اپنے ہاتھ اور ارادے سے کم سے کم کیا جاسکتا ہے۔ وہ اس بات کی تصدیق بھی کرتا ہے کہ اس کی اصل پہچان نہ اس کا قومی لباس ہے نہ قومی زبان، بلکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا بندہ بن جانا سے دنیا کے تمام انسانوں سے ممتاز کرتا ہے۔

پانچویں ہجرت وہ اس وقت کرتا ہے جب اس کی پہلی نظر خانہ کعبہ پر پڑتی ہے اور وہ جذبات سے بے تاب ہو کر طلبِ غنو و درگزر اور شعوری اور غیر شعوری گناہوں کے احساس کے ساتھ ایک سوائی بن کر اس عظمت والے گھر میں قدم رکھتا ہے۔ انسانوں کے اس سمندر میں جو طوفانی رسیدے کی طرح اللہ کے گھر میں موجزن نظر آتا ہے، وہ عاجزی اور خاکساری اختیار کرتے ہوئے دوسروں کو تکلیف نہ دینے کی خاصیت پیدا کرتا ہے۔

چھٹی ہجرت وہ اس وقت کرتا ہے جب وہ مراسمِ حج سے فارغ ہونے کے بعد اس عزمِ نو کے ساتھ اپنے گھر کی طرف لوٹتا ہے کہ اب وہ اپنے آپ کو تمام غلامیوں سے نکال کر صرف اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی بندگی میں دے چکا ہے۔ اس لیے بات وہ کرے گا جو حق ہو۔ کام وہ کرے گا جو حلال ہو، نگاہ وہ ڈالے گا جو پا کیزہ ہو، اور اپنے گھر، معاشرے اور ملک میں صرف اللہ تعالیٰ کی مرضی

کے مطابق کام کرے گا، اور ان تمام رسومات سے اپنے آپ کو کاٹ لے گا جو اس کی برادری اور دوستوں نے ایجاد کر رکھی ہیں۔

حج اور عمرہ کے ذریعے ہونے والی بحث اسے اُس مقام سے قریب تر لے آتی ہے جو اسلام کے دور اؤلے میں اللہ کے نیک بندوں نے اپنا سب کچھ اپنے رب کے لیے قربان کرنے کے بعد حاصل کیا تھا۔ یہ بحث فتح مکہ کے بعد اور قیامت تک اسے موقع فراہم کرتی ہے کہ وہ اپنے رب کی طرف لوٹ کر ان افراد میں شامل ہو جائے جن کا جینا اور مرنا، جن کی قربانی اور عبادت، جن کی فکر و عمل صرف اور صرف الحکم الحاکمین کی مرضی کے تابع ہوتی ہے، اور جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو ہر بندگی پر فوپت دیتے ہیں۔ یہ بحث زندگی میں ایک مرتبہ حج کر لینے اور حسب استطاعت ایک سے زائد عمرے کے ذریعے زندگی میں کئی بار بھی کی جاسکتی ہے، لیکن صرف ایک شرط کے ساتھ کہ اس کا مقصد صرف اور صرف اپنے تمام وجود کو اللہ تعالیٰ کی بندگی و اطاعت میں دینا مقصود ہو۔

صرف ۵ منٹ!

شام کی جلوں میں گزارے ہوئے
لزہ خیر مظالم کے سال
بیالدبانی
قیمت مجلہ ۱۲۷۰ روپے

شماء اور عرض عزیز کے سلسلے میں
مرانوں کی بے حد اور کم تھی کافی
شیر قدر کے دل نشیں انداز میں
قیمت مجلہ ۳۹۰ روپے

اخوان المسلمون کی جمیعت عالم
امام حسن البنا شاہید کے ہمارے میں
تینی دسواریات
صفحات: ۵۶۰ قیمت: 350

اخوان المسلمون کی جمیعت عالم
سماں اور عرض عزیز کے سلسلے میں
خطبہ جنت نظریہ شعبہ
سیاست کاں جسپ مدنہ
میں اور سری گجرات
ہدایات اکبر اور مسلمانات افغانستان کے
ظفر حسین ظفر
قیمت: 250 روپے

منشورات

کی نئی کتابیں

اخوان المسلمون کی جمیعت عالم
سماں اور عرض عزیز کے سلسلے میں
خطبہ جنت نظریہ شعبہ
سیاست کاں جسپ مدنہ
میں اور سری گجرات
ہدایات اکبر اور مسلمانات افغانستان کے
ظفر حسین ظفر
قیمت: 210 روپے

کلام میں

تحریک اسلامی کے اوپنیں دوری
شاعرہ اور ادیبہ کا جمیعت کلام
قیمت: 330 روپے

منصورہ ملتان روڈ لاہور - ۵۴۷۹۰ ٹکن: 042-3543 4907، 042-3543 4907

manshurat@hotmail.com